سوال

(تعویذ گنڈے 27

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرم کرمندرجہ سوالات کے جواب قرآن وسنت کی روشنی میں دے کر مشکور فرمائیں۔ سوالات یہ ہیں۔

د(1)؟

با(2)؟

با(3)؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نح ہو کہ ایسے لوگ محض جعلساز مکار دغاباز اور جھوٹے ہیں کیونکہ غیب کا علم نہ تو کسی نبی مرسل کو ہوتا ہے اور نہ ملک مقرب کو اور نہ کسی جن کو۔ جب اللہ تعالی کے سوا کسی انسان اور جن کو علم غیب ہی نہیں تو جنات کے ذریعہ جو باتیں بھی بتائی جائیں گی وہ محض جھوٹ اور افتراء کے سوا کچھ نہیں ہو گا چنانچہ ارشاد خ

ن فِي السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَما يَشعُرونَ أَيّانَ يُبعَثونَ ﴿٦٥﴾ سورة النمل

ہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟''

علوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غیب نہیں تھا۔ تو بتائیے جب سید الرسل کو علم غیب نہ تھا تو پھر کوئی پیر شہید مجذوب سالک عابد کاہن نجومی اور یہ نام نہاد عامل جنات کس شمار و قطار میں ہیں۔ اور خود جنوں کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ بھی علم غیب نہیں رکھتے، چنانچہ جنات مکان کی تع

وتَ ما دَلَّهُم عَلىٰ مَوتِهِ إِلّا دابَّةُ الأَرضِ تَأكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الجِنُّ أَن لَو كانوا يَعلَمونَ الغَيبَ ما لَبِثوا فِي العَذابِ المُهينِ ﴿١٤﴾... سورة سبا

''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس کے ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے''

ن تینوں آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نبیوں فرشتوں اور جنوں کو غیب کی باتوں کا کچھ پتہ نہیں، بتائیے ایسی صورت میں ان نام نہاد نجومیوں رمالوں پانڈوں کاہنوں اور عاملوں کے زٹلیات کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، یہ سب جھوٹے اور افتراء پرداز اور جعل ساز لوگ ہیں ان لوگوں کے پاس جانا اپنے ایمان کا س

:2

عنها، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ» (ابوداود)

، ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ (بائیکاٹ) رکھے پس جب اس کو ملے تو تین بار السلام علیکم کہے اگر وہ اس کا جواب نہ دے۔ (صلح نہ کرے) تو اس طرح بائیکاٹ کا سارا گناہ جواب نہ دینے والے پر ہو گا۔ ہاں اً

3۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ صلح اور سلام کی پیش رفت کرنے والے کا خیر مقدم کریں اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کی آمد کی قدر کریں۔ ورنہ سخت گناہ گار ہوں گے۔ جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص203

محدث فتویٰ